باب 1

تعارف
(Introduction)

بنیادی جزوی (خردہ) معاشیات کے مطالعے سے آپ پہلے ہی واقف ہو چکے ہیں۔اس باب کے شروع میں آپ کے لیے ایک سہل توجیہ پیش کی گئی ہے کہ کس طرح کلی معاشیات، جزوی یا خردہ معاشیات سے مختلف ہوتی ہے۔

آپ میں سے جو بعد میں اپنی اعلیٰ تعلیم کے لیے معاشیات کا انتخاب کریں گے وہ کلی معاشیات کے مطالعے کے دوران ماہرین معاشیات کے ذریعہ استعمال کیے جانے والے پیچیدہ تجزیوں کے بارے میں جانیں گے،لیکن کلی معاشیات کے مطالعے کے بنیادی سوالات وہی باقی رہیں گے اور آپ دیکھیں گے کہ یہ دراصل وسیع معاشی سوالات ہیں جن کا تعلق سبھی شہریوں سے ہے: کیا قیمتیں مجموعی طور پر بڑھیں گی یا کم ہوں گی؟ کیا پورے ملک میں یا معیشت کے کچھ شعبوں میں روزگار کی صورتحال بہتر ہو رہی ہے یا پھر خراب ہو رہی ہے؟ وہ کیا معقول اشارات ہوں گے جو یہ بتائیں کہ معیشت بہتر ہے یا بدتر؟ ریاست کیا اقدامات کر سکتی ہے (اگر کوئی ہوں) یا لوگ معیشت کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے کن اقدامات کی مانگ کر سکتے ہیں؟ یہ ایسے سوالات ہیں جو مجموعی طور پر ملک کی معیشت کی مضبوطی کے بارے میں ہمیں سوچنے کی ترغیب دیتے ہیں کلی معاشیات میں ان سوالات کے بارے میں پیچیدگی کی مختلف سطحوں پر غور کیا جاتا ہے۔

اس کتاب میں آپ کا تعارف کلی معاشی تجزیے کے بنیادی اصولوں سے ہوگا، جہاں تک ممکن ہو سکے گا، ان اصولوں کو آسان زبان میں بیان کیا جائے گا۔کسی دشواری کے سامنے آنے پر اس کے حل میں بعض جگہ ابتدائی الجبرا کا استعمال کیا جائے گا۔

اگر ہم کسی ملک کی معیشت کا مشاہدہ مجموعی طور پر کریں تو ہم دیکھیں گے کہ معیشت میں سبھی اشیا اور خدمات کی ماحصل (Output) کی مقدار میں ایک ساتھ حرکت کرنے کا میلان پایا جاتا ہے۔مثال کے طور پر اگر اناج کی برآمد میں اضافہ ہوتا ہے تو عام طور پر صنعتی اشیا کی برآمد سطح میں بھی ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا ہے۔صنعتی اشیا کے زمرے میں بھی مختلف قسم کی اشیا کی برآمد میں ایک ساتھ اضافہ یا گراوٹ کا رجحان ہوتا ہے اسی طرح مختلف اشیا اور خدمات کی قیمت میں بھی عام طور پر ایک ساتھ بڑھنے یا گھٹنے کا رجحان رہتا ہے، ہم مختلف پیداواری اکائیوں میں روزگار کی سطح کو بھی ایک ساتھ گھٹتے یا بڑھتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔

اگر کسی معیشت کی مختلف پیداوار کا مجموعہ قیمت کی سطح یا روزگار کی سطح ایک دوسرے کے ساتھ قریبی طور پر

© NCERT not to be republished

متعلق ہوتو پوری معیشت کا تجزیہ نسبتاً آسان ہوجاتا ہے۔درج بالا تغیرات کا انفرادی (غیر اجتماعی) سطح پر غور کرنے کے بجائے ہم معیشت کے تحت پیش سبھی اشیا اور خدمات کی ایک نمائندے کی شکل میں ایک شے پر غور کرسکتے ہیں۔اس نمائندہ شے کی سطح پیداوار سبھی اشیا اور خدمات کی اوسط سطح پیداوار کے موافق ہوگی۔اسی طرح اس نمائندہ شے کی سطح قیمت یا روزگار کی سطح معیشت کی عام قیمت اور روزگار کی سطح کو ظاہر کرے گی۔

کلی معاشیات میں ہم عام طور پر اس تجزیہ کو آسان بناتے ہیں کہ ایک اکیلی خیالی شے پر توجہ مبذول کرنے پر کس طرح ملک کی کل پیداوار اور روزگار کی سطح ان صفات (جنھیں تغیرات کہا جاتا ہے) جیسے قیمت، شرح سود، شرح مزدوری، منافع وغیرہ سے متعلق ہوتی ہے۔اوراس میں کیا واقع ہوتا ہے۔ہم اس تسہیل کو قائم رکھنے کے اہل ہیں اور اس طرح کارگر طریقے سے یہ مطالعہ کرنے سے بچ جائیں گے کہ ان کے سبب حقیقی اشیا کے ساتھ اصلاً کیا واقع ہوتا ہے جو بازار میں خریدی اور فروخت کی جاتی ہیں کیونکہ ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ جو کسی ایک شے کے لیے قیمتوں، سود، مزدوریوں اور منافع وغیرہ کے ساتھ واقع ہوتا ہے وہی کم وبیش دوسری اشیا کے ساتھ بھی ہوتا ہے، خاص طور پر جب ان صفات میں تیزی سے تبدیلی پیدا ہونی شروع ہوجاتی ہے جیسے جب قیمتیں بڑھتی ہیں (جسے افراط زر کہا جاتا ہے)، روزگار یا پیدارروار کی سطح نیچے آجاتی ہے (جسے کساد بازاری کہتے ہیں)، ان متغیرات کی حرکات کا رخ سبھی انفرادی اشیا کے لیے عام طور پر اس طرح ہوتا ہے جیسا مجموعی طور پر معیشت کے لیے کل ملا کر دکھائی دیتا ہے۔

حالانکہ مختلف اشیا کے بجائے کسی نمائندے پر توجہ مرکوز کرنا آسان ہوسکتا ہے۔اس عمل میں انفرادی اشیا کی کچھ اہم امتیازی خصوصیات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔مثال کے طور پر زراعت اور صنعتی اشیا کی پیداواری شرائط مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں یا سبھی طرح کی مزدوری کو اگر ہم نمائندگی کے طور پر محنت کے ایک ہی زمرے میں رکھیں تو ہم کسی فرم کے منیجر کی محنت اور فرم کے اکاؤنٹ کی محنت میں فرق نہیں کرسکیں گے۔لہٰذا کئی معاملوں میں شے (محنت یا پیداوار ٹکنالوجی) کے ایک نمائندہ زمرہ کے بجائے ہم تھوڑی مختلف قسم کی اشیا کو لے سکتے ہیں۔مثال کے طور پر معیشت کے اندر پیدا ہونے والی سبھی طرح کی اشیا کی نمائندگی کے طور پر تین عام قسم کی اشیا لی جاسکتی ہیں، جیسے زراعتی اشیا اور صنعتی اشیا اور خدمات۔ان اشیا کی پیداواری تکنیک اور قیمت میں فرق ہوسکتا ہے۔کلی معاشیات میں یہ بھی تجزیہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ مختلف اشیا کی انفرادی برآمد سطح، قیمتیں اور روزگار کی سطح وغیرہ کا تعین کیسے کیا جائے۔

ہم آگے دیکھیں گے کہ کبھی کبھی اس مفید تسہیل سے ہم اس وقت کیوں انحراف کرتے ہیں جب ہم محسوس کرتے ہیں کہ امتیازی شعبوں پر مشتمل ملک کی معیشت مجموعی طور پر بہتر دیکھی جاسکتی ہے۔ کچھ مخصوص مقاصد کے لیے معیشت کے شعبوں (مثال کے طور پر زراعت یا صنعت) کا باہمی انحصار (یا دونوں کے درمیان رقابت بھی) شعبوں کے درمیان تعلق (جیسے گھریلو شعبہ، کاروباری شعبہ یا جمہوری ڈھانچے میں حکومت) صرف معیشت کو مجموعی طور پر دیکھنے کی نسبت ملک کی معیشت میں واقع ہونے والی کچھ چیزوں کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔

یہاں کی گئی بحث اور جزوی معاشیات کے بارے میں پہلے کیے گئے مطالعے سے آپ سمجھ چکے ہوں گے کہ کلی معاشیات، جزوی معاشیات سے کس طرح مختلف ہے۔مختصراً اعادہ سے آپ دیکھیں گے کہ جزوی معاشیات میں آپ کو انفرادی معاشی عوامل (باکس دیکھیے) اوران محرکات کی فطرت کا پتہ چلے گا جو آپ کو محرک کرتی ہیں۔یہ جزوی،(micro معنی خردہ) عوامل (Agents) یعنی صارفین جو اپنی مخصوص دلچسپیوں اور آمدنیوں کے لحاظ سے اشیا کے متعلقہ نسبت مجموعوں کا انتخاب کرتے ہیں، پیداوار کرنے والے جو اپنی تیار کردہ اشیا

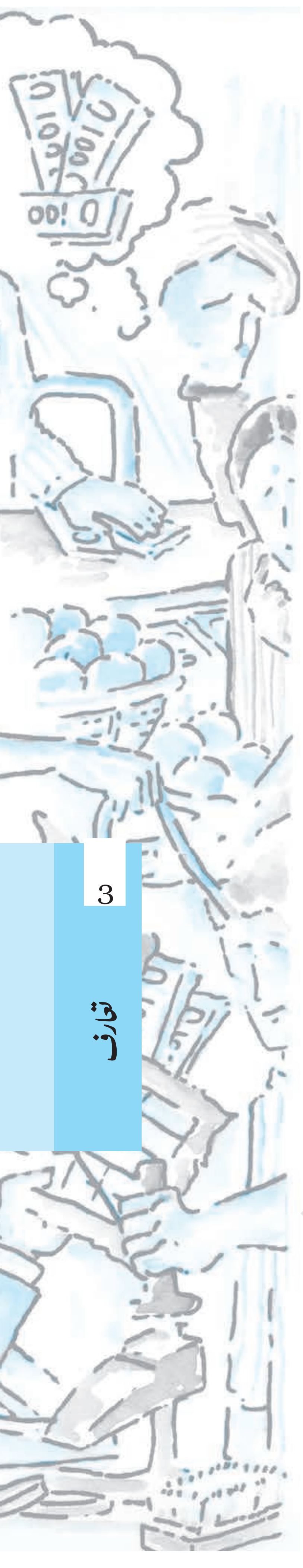

سے زیادہ سے زیادہ منافع کمانے کے لیے اپنی لاگت کو کم سے کم رکھتے ہیں اور اشیا کو بازار میں اونچی سے اونچی قیمت پر فروخت کرتے ہیں دوسرے لفظوں میں، جزوی معاشیات مانگ اور رسد کے انفرادی بازاروں کا مطالعہ ہے اور معاشی کردار نبھانے والے یا فیصلہ ساز افراد (خریدار یا فروخت کار یہاں تک کہ کمپنیاں بھی) ہیں جو اپنے منافع کو زیادہ سے زیادہ کرنے (ایک پیداکار یا ایک فروخت کار کی حیثیت سے) اور اپنی ذاتی تسکین اور بہبود (صارفین کے طور پر) کی کوشش کرتے ہیں۔ حالاں کہ بڑی کمپنی بھی اس مفہوم میں خورد (micro) ہیں کہ یہ اسے اپنے حصہ (شیئر) حاملین کے مفاد میں کام کرنے پر مجبور کرتی ہیں جو ضروری نہیں کہ پورے ملک کی مفاد میں ہی ہو۔ جزوی معاشیات کے لیے لفظ macro (معنی بڑا) پوری معیشت پر اثر انداز ہوتا ہے جیسے افراط زر یا بے روزگاری، جن کا نہ تو ذکر تھا اور نہ اسے اس طرح لیا گیا تھا۔ یہ تغیرات نہیں تھے کہ انفرادی خریدار یا فروخت کنندہ تبدیلی کر سکیں۔ جزوی یا خورد معاشیات کلی معاشیات کی قریب ترین تب ہی ہوسکتی ہے جب عمومی توازن یعنی مانگ اور رسد کا توازن معیشت کے ہر ایک بازار میں دکھا جاسکے۔

کلی معاشیات میں پیش مجموعی معیشت کی صورت حال کو برتنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جدید معاشیات کے بانی ایڈم اسمتھ نے مشورہ دیا تھا کہ اگر ہر ایک بازار میں خریدار اور فروخت کرنے والے اپنے نجی مفاد کو ذہن میں رکھ کر ہی فیصلہ لیں گے تو ماہرین معاشیات کو پورے ملک کی دولت اور فلاح و بہبود کے بارے میں الگ سے غور کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی لیکن ماہرین معاشیات تدریجی طور پر یہ دریافت کریں گے کہ انہیں آگے کیا کرنا ہے۔

معاشی ایجنٹ

معاشی اکائیوں یا معاشی ایجنٹ سے ہماری مراد ان افراد یا اداروں سے ہے جو معاشی فیصلے لیتے ہیں۔ یہ صارف ہوسکتے ہیں جو یہ فیصلے کرتے ہیں کہ کیا اور کتنا صرف کرنا ہے۔ یہ اشیا اور خدمات کے پیداکار بھی ہوسکتے ہیں جو یہ فیصلہ لیتے ہیں کہ کس کی اور کتنی پیداوار کرنی ہے۔ حکومت، کارپوریشن، بینک جیسے ادارے ہوسکتے ہیں جو کئی طرح کے فیصلے لیتے ہیں، جیسے کتنا خرچ کرنا ہے، قرض پر کتنا شرح سود لینا ہے، کتنا ٹیکس لگانا ہے وغیرہ۔

ماہرین معاشیات نے دیکھا کہ اوّل تو کچھ معاملوں میں بازار موجود نہیں ہوتا یا رہتا۔ دوسرا یہ کہ کچھ دیگر معاملات میں بازار کا وجود تو رہتا ہے لیکن مانگ اور رسد کا توازن پیدا کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ تیسرا جو کہ زیادہ اہم ہے وہ یہ کہ زیادہ تر صورتوں میں سماج (یا ریاست یا مجموعی طور پر عوام) کچھ اہم سماجی اہداف کے حصوں کے لیے بے غرض کام (روزگار، انتظامیہ، دفاع، صحت اور تعلیم جیسے شعبوں میں) کرنے کا فیصلہ لینا پڑتا ہے جن کے لیے انفرادی معاشی ایجنٹوں کے ذریعہ لیے گئے جزوی معاشی فیصلوں کے کچھ مجموعی اثرات میں ترمیم کرنی پڑتی ہے۔ ان مقاصد کے لیے ماہرین کلی معاشیات کو ٹیکس اور دیگر بجٹ کی پالیسیوں میں اور زر رسد میں واقع تبدیلیوں کے لیے، شرح سود، مزدوری روزگار اور برآمد کے بازاروں میں پڑنے والے اثرات کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا کلی معاشیات کی جڑیں جزوی یا خردہ معاشیات میں گہری ہوتی ہیں۔ کیونکہ اس میں بازاروں میں مانگ اور رسد قوتوں کے مجموعی اثرات کا مطالعہ کرنا ہوتا ہے۔ اگر ضروری ہوا تو ان قوتوں میں تبدیلی کے لیے مقصود پالیسیوں کا بھی استعمال کرنا ہوتا ہے تاکہ بازار کے باہر سماج کے انتخاب کی تقلید کی جاسکے، ہندستان جیسے ترقی پذیر ملکمیں اس طرح کے انتخاب بے روزگاری کو دور کرنے یا کم کرنے کے لیے، سبھی شہریوں کے لیے تعلیم اور ابتدائی طبی دیکھ بھال، اچھا انتظامیہ فراہم کرنے اور ملک کے معقول دفاع وغیرہ فراہم کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں۔ کلی معاشیات کی دو عام خصوصیات ہیں جن کو بالا صورتحال میں بڑے واضح طور پر برتا جاسکتا ہے ان کا مختصراً ذکر ذیل میں کیا گیا ہے۔

© NCERT not to be republished

ایڈم اسمتھ

ایڈیم اسمتھ کو جدید علم معاشیات کا بانی سمجھا جاتا ہے۔(اس وقت اسے سیاسی معیشت کے نام سے جانا جاتا تھا) وہ اسکاٹ لینڈ کے باشندے تھے اور گلیسگو یونیورسٹی میں پروفیسر تھے۔ایک فلسفی کے طور پر تربیت یافتہ ایڈم اسمتھ کی کتاب'این انکوائری ان ٹو دی نیچر اینڈ کاز آف ویلتھ آف نیشنز1776'' کواس موضوع پر پہلی اہم اور جامع کتاب سمجھا جاتا ہے۔ان کی کتاب کے ایک پیراگراف میں لکھا ہے''یہ قصائی یا نان بائی یا شراب کشید کرنے والے کی میزبانی نہیں ہے کہ جس پر ہم اپنے عشائیہ کی امید کرتے ہیں بلکہ وہ سب کچھ ان کے اپنے مفاد میں ہوتا ہے۔ہم اپنی ضرورت کو ان کے ساتھ انسانی ہمدردی کے لیے پورا نہیں کرتے بلکہ ان کا کام خود ان کے لیے ہوتا ہے اور ہم کبھی ان سے اپنی ضروریات کے بارے میں بات نہیں کرتے بلکہ ان کے نفع کے بارے میں بات کرتے ہیں جسے عام طور پر آزاد مارکیٹ کی معیشت کی وکالت کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ فرانس کے سیاسی۔معاشی ماہرین اسمتھ سے پہلے سیاسی معیشت کے ممتاز مفکر تھے۔

پہلا یہ کہ کلی معاشیات میں فیصلہ ساز (یا کھلاڑی) کون ہوتے ہیں؟ کلی معاشی پالیسیوں کی پابندی خود ریاست یا قانونی اداروں جیسے ریزرو بینک آف انڈیا(RBI) سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج بورڈ آف انڈیا(SEBI) یا اسی طرح کے اداروں کے ذریعہ کی جاتی ہے۔مثال کے طور پر قانون یا خود ہندوستان کے آئین میں جیسا کہ تعریف کی گئی ہے کہ ایسے ہر ایک ادارے کو ایک یا زیادہ کو عوامی ہدف کی تعمیل کرنی ہوگی یہ مقاصد ان انفرادی معاشی ایجنٹوں کے ہدف نہیں ہیں جو نجی فائدے یا بہبود کو زیادہ سے زیادہ کرنا چاہتے ہیں،لہٰذا کلی معاشیات کے ایجنٹ (عوامی) بنیادی طور پر انفرادی فیصلہ سازوں سے مختلف ہوتے ہیں۔

دوسرا یہ کہ کلی معاشیات کے فیصلہ ساز کیا کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ ظاہر ہے انھیں اکثر معاشی مقاصد سے الگ جانا پڑتا ہے اور جن عوامی ضرورتوں کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے ان کے لیے معاشی وسائل کو بروئے کار لانے کا فیصلہ لینا ہوتا ہے اس طرح کی سرگرمیوں کا ہدف انفرادی مفادات کی تعمیل کرنا نہیں ہوتا ہے ان کی تعمیل پورے ملک اور اس کی عوام کی بہبود کے لیے ہوتی ہے۔

1.1 کلی معاشیات کا ظہور (EMERGENCE OF MACROECONOMICS)

کلی معاشیات کا ظہور معاشیات کی ایک الگ شاخ کے طور پر برطانوی ماہر اقتصادیات جان مینارڈ کینس کی مشہور کتاب 'دی جنرل تھیوری آف ایمپلائمنٹ، انٹریسٹ اینڈ منی' کے 1936 میں شائع ہونے کے بعد ہوا۔کینس سے پہلے معاشیات میں یہ فکر حاوی تھی کہ سارے مزدور جو کام کرنے کے خواہش مند ہیں انھیں کام ملے گا اور سارے کارخانے اپنی پوری صلاحیت کے ساتھ کام کرتے رہیں گے۔اس مکتب فکر کو کلاسیکی روایت کے طور پر جانا جاتا ہے۔لیکن 1929 کی عظیم کساد بازاری اور اس کے بعد کے سالوں میں دیکھا گیا کہ یورپ اور شمالی امریکا جیسے ممالک میں برآمد اور روزگار کی سطح میں کافی گراوٹ آئی اس کا اثر دنیا کے دیگر ملکوں پر بھی پڑا۔بازار میں اشیا کی مانگ کم تھی اور کئی کارخانے بے کار پڑے تھے،مزدوروں کو کام سے نکال دیا گیا تھا۔ریاست ہائے متحدہ امریکا میں 1929 سے 1933 تک بے روزگاری کی شرح 3 فی صد سے بڑھ کر 25 فی صد (بے روزگاری کی شرح کی تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے کہ لوگوں کی تعداد جو کام کی تلاش میں ہیں لیکن کام نہیں کررہے ہیں میں لوگوں کی کل تعداد جو کام کرنے کی خواہش مند ہے یا کام کررہی ہے سے تقسیم دے کر حاصل

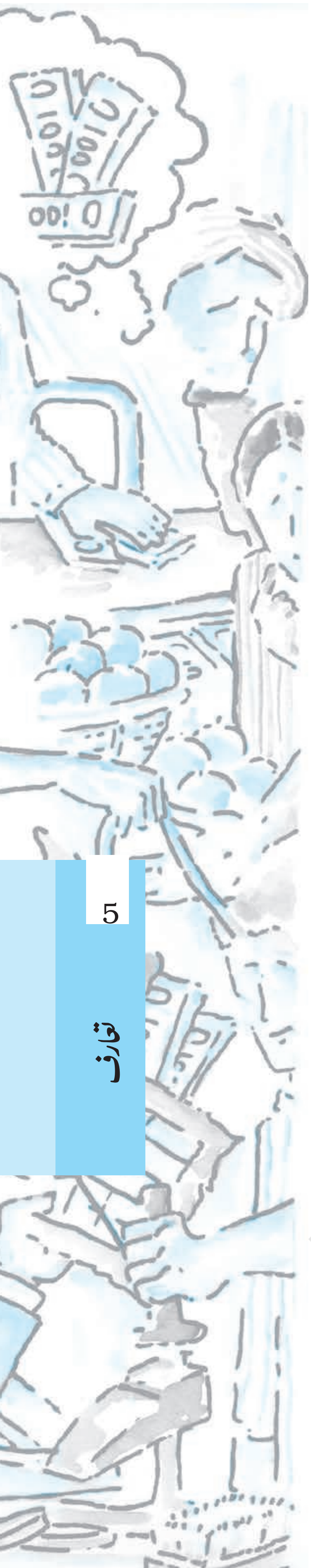

جان مینارڈ کینس

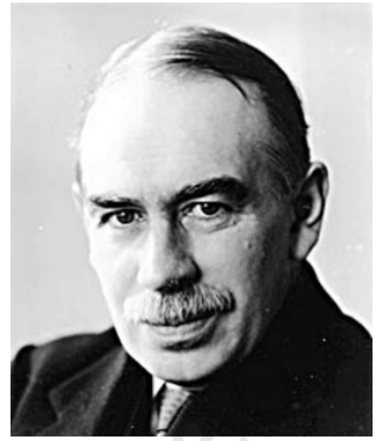

برطانوی ماہر معاشیات جان مینارڈ کینس 1883 میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے برطانیہ میں کیمبرج یونیورسٹی کے کنگس کالج میں تعلیم حاصل کی اور بعد میں وہیں Dean مقرر ہوئے۔ ایک ممتاز دانشور ہونے کے علاوہ انھوں نے پہلی جنگ عظیم کے بعد کئی برس تک بین الاقوامی ڈپلومیسی میں سرگرم رہے۔ انھوں نے اپنی کتاب ''دی اکنامک کانسیکوینسز آف پیس'' (1919) میں جنگ کے بارے میں امن معاہدے کے ٹوٹنے کی پیشن گوئی کی۔ ان کی کتاب ''جنرل تھیوری آف ایمپلائمنٹ، انٹریسٹ اینڈ منی'' (1936) کو بیسویں صدی کی معاشیات کی سب سے موثر کتاب سمجھا جاتا ہے۔ وہ بیرونی کرنسی کے بارے میں بھی اہم پیشن گوئیاں کرتے تھے۔

ہوتی ہے) اس مدت کے دوران ریاست ہائے متحدہ امریکا میں کل برآمد میں تقریباً 33 فی صد کی کمی آئی۔ ان واقعات نے ماہرین معاشیات کو نئے طریقے سے معیشت کے تفاعل کے بارے میں سوچنے کی ترغیب دی۔ یہ حقیقت ہے کہ جس معیشت میں بے روزگاری طویل مدت تک موجود رہے گی وہاں ایک نظر سے بازیابی اور اس کی توضیح کی ضرورت ہوگی، کینس کی کتاب میں اس سمت میں کوشش کی گئی ہے۔ اپنے پیش روؤں کے برعکس ان کا نظریہ معیشت کے کام کرنے والوں اور مختلف شعبوں کے باہمی انحصار کا جائزہ لینا تھا۔ تب کلی معاشیات جیسے مضمون کا ظہور ہوا۔

1.2 کلی معاشیات کی موجودہ کتاب کا سیاق وسباق
(CONTEXT OF THE PRESENT BOOK OF MACROECONOMICS)

ہم جانتے ہیں کہ زیر مطالعہ مضمون کا ایک خصوصی تاریخی سیاق وسباق ہے۔ ہم اس کتاب میں سرمایہ دار ملک کے کام کا جائزہ لیں گے۔ **سرمایہ دار ملک** میں پیداواری سرگرمیاں بطور خاص جو سرمایہ دار کاروباری اداروں کے ذریعہ انجام دی جاتی ہیں۔ کسی مخصوص سرمایہ دار کاروباری ادارے کے ایک یا متعدد ایسے مہم جو لوگ (جو بڑے فیصلوں پر کنٹرول کرتے ہیں اور فرم سے متعلق سب کچھ برداشت کرتے ہیں) ہوتے ہیں۔ وہ کاروباری ادارے کو چلانے کے لیے خود **پونجی** کی فراہمی کرتے ہیں یا وہ پونجی ادھار لیتے ہیں۔ کاروبار کو چلانے کے لیے انھیں **قدرتی وسائل** کی بھی ضرورت پڑتی ہے ان میں سے کچھ وسائل (جیسے کچے مال) کا استعمال پیداوار کے عمل میں ہوتا ہے اور کچھ تو منتقل پونجی کی شکل میں رہتا ہے (جیسے قطعہ زمین) پیداوار کو انجام دینے کے لیے انھیں انسانی محنت کی نہایت اہم عنصر کے طور پر ضرورت ہوتی ہے۔ جس کا ہم **محنت** (Labour) کے طور پر حوالہ دیں گے۔ ان تین طرح کے عوامل پیداوار جیسے پونجی، زمین، محنت کی مدد سے برآمد کی پیداوار کے بعد مہم جو تیار اشیا کو بازار میں فروخت کرتے ہیں۔ اس سے حاصل زر کو **محاصل** یا آمدنی کہا جاتا ہے۔ اس محاصل کا کچھ حصہ زمین کو اس کے استعمال کے لیے کرائے کے طور پر ادا کیا جاتا ہے اسی طرح کچھ حصہ پونجی پر سود کی شکل میں اور کچھ حصہ محنت کی مزدوری کی شکل میں فراہم کیا جاتا ہے باقی محاصل جو مہم جو کی کمائی ہے۔ اسے منافع کہا جاتا ہے۔ اس منافع کا استعمال پیدا کار آگے نئی مشین خریدنے یا نئے کارخانے لگانے کے لیے کرتے ہیں تاکہ پیداوار کی وسعت ہو۔ پیداواری صلاحیت میں اضافہ کے لیے جو خرچ کیا جاتا ہے اسے **سرمایہ کاری اخراجات** کہا جاتا ہے۔

مختصراً سرمایہ دارانہ معیشت کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ معیشت وہ ہے جس میں زیادہ تر معاشی سرگرمیوں کی درج ذیل خصوصیات ہوں (a) پیداوار ذرائع پر نجی ملکیت ہوتی ہے۔ (b) بازار میں برآمد کو فروخت کرنے کے لیے ہی پیداوار کی جاتی ہے۔ (c) مزدوری کی خدمات کی خرید وفروخت جس قیمت پر کی جاتی ہے اسے **شرح مزدوری** کہا جاتا ہے (محنت کی اجرت کے بدلہ خرید وفروخت کی جاتی ہے، اسے **اجرتی مزدوری** کہا جاتا ہے)

اگر ہم درج بالا چاروں کسوٹیوں کا اطلاق پر دنیا کے ممالک کریں تو ہم دیکھیں گے کہ سرمایہ دار ملک صرف پچھلے تین چار سو سالوں کے دوران وجود میں آئے ہیں، اس کے علاوہ صحیح معنی میں اس وقت بھی شمالی امریکا، یورپ اور ایشیا کے کچھ ہی ملک سرمایہ دار ملکوں کے زمرے میں آئیں گے۔ کئی ترقی پذیر ممالکمیں (خاص طور پر زراعت) میں پیداواری عمل کسان خاندانوں کے ذریعہ انجام دیا جاتا ہے۔ اجرتی مزدوری کا استعمال کبھی کبھی ہوتا ہے اور زیادہ تر محنت خاندان کے افراد خود کرتے ہیں۔ پیداوار صرف بازار کے لیے نہیں ہوتی ہے۔ پیداوار کا ایک بڑا حصہ خاندان کے ذریعہ استعمال میں لایا جاتا ہے۔ اکثر کسانوں کی پونجی میں وقت کے ساتھ ساتھ کوئی خاص اضافہ نہیں ہوتا۔ بہت سے قبائلی سماجوں میں زمین کی ملکیت نہیں ہوتی ہے۔ زمین کی ملکیت پورے قبیلے کی ہوتی ہے۔ اس کتاب میں ہم نے جو تجزیہ پیش کیا ہے وہ ایسے سماجوں پر قابل اطلاق نہیں ہوگا۔ لیکن یہ سچ ہے کہ کئی ترقی پذیر ممالک میں جو پیداوار کی اکائیاں موجود ہیں وہ سرمایہ دارانہ اصولوں کے مطابق ہیں۔ اس کتاب میں پیداواری اکائیوں کو فرم کہا گیا ہے۔ کسی فرم کے کاروبار کو چلانے کی ذمہ داری مہم جو کی ہوتی ہے۔ مہم جو بھی بازار سے مزدوروں کو مزدوری پر رکھتا ہے۔ وہ پونجی کی خدمات کے ساتھ ساتھ زمین کا استعمال کرتا ہے ان درآمدیوں کو کرائے پر لانے کے بعد پیداوار کا عمل انجام دیتا ہے اشیا اور خدمات کی پیداوار (جس کا برآمد کے طور پر حوالہ دیا جاتا ہے) کے لیے اس کا

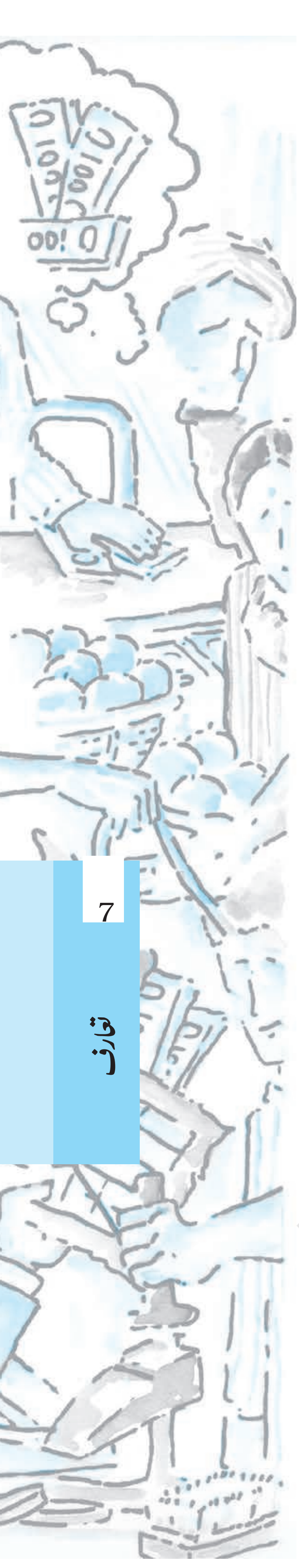

مقصد بازار میں ان کو فروخت کرنا اوراس سے فائدہ حاصل کرنا ہوتا ہے۔اس عمل میں اسے غیر یقینیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔مثال کے طور پر وہ جن اشیا کی پیداوار کرتا ہے وہ اونچی قیمت پر نہیں فروخت ہو پاتی ہیں۔اس سے مہم جو کے منافع میں کمی ہوتی ہے یہ غور کیا جا سکتا ہے کہ سرمایہ دار ملکوں میں پیداوار کے عوامل اپنی آمدنی کی تخلیق پیداواری کے عمل اوراس سے حاصل برآمد سے کرتے ہیں۔

ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں طرح کے ملکوں میں نجی سرمایہ دارانہ شعبہ کے علاوہ ریاست کا ادارہ ہوتا ہے۔ریاست کا کردار قانون بنانے ،اسے نافذ کرنے اور انصاف دلانے میں ہوتا ہے۔کئی ایسی مثالیں ہیں جہاں پیداوار کی ذمہ داری بھی اسی کی ہوتی ہے۔ٹیکس لگانے اور عوامی بنیادی ساختوں کی تعمیر پر خرچ کے علاوہ ریاست کے ذریعہ اسکول، کالج بھی چلائے جاتے ہیں اور طبی خدمات میں فراہم کی جاتی ہیں۔جب ہم کسی ملک کی معیشت کا بیان کریں تو ریاست کے معاشی افعال کا ذکر کرنا ضروری ہو جاتا ہے آسانی کے لیے ہم ریاست کے لیے اصطلاح ''**حکومت**'' کا استعمال کریں گے۔

کسی معیشت میں فرم اور حکومت کے علاوہ دوسرا جو بڑا شعبہ ہوتا ہے اسے گھریلو یا **اہل خانہ شعبہ** کہتے ہیں۔یہاں اہل خانہ سے ہماری مراد ایک اکیلے فرد سے ہے جو اپنے صرف سے متعلق فیصلہ کرتا ہے یا کئی افراد کے گروپ سے ہے جن کے لیے صرف سے متعلق فیصلہ متحدہ طور پر لیا جاتا ہے۔اہل خانہ بچت بھی کرتے ہیں اور ٹیکس بھی ادا کرتے ہیں۔انھیں ان سرگرمیوں کے لیے رقم کیسے ملتی ہے؟ ہم جانتے ہیں کہ اہل خاندان میں کئی لوگ ہوتے ہیں یہ لوگ فرموں میں مزدوروں کے طور پر کام کرتے ہیں اور مزدوری حاصل کرتے ہیں۔ وہ سرکاری محکموں میں کام کرتے ہیں اور تنخوہ حاصل کرتے ہیں یا وہ فرموں کے مالک بھی ہو سکتے ہیں جو منافع کماتے ہیں۔فرموں کی مصنوعات کی جس بازار میں فروخت ہوتی ہے وہ واقعی اہل خانہ کی مانگ کے بغیر کام کر ہی نہیں سکتا ہے۔

ابھی تک ہم نے گھریلو معیشت میں اہم عوامل کا ذکر کیا ہے لیکن دنیا کے سارے ممالک بیرونی تجارت بھی کرتے ہیں۔بیرونی شعبہ ہمارے مطالعے میں چوتھا اہم شعبہ ہے۔**بیرونی شعبہ** سے تجارت دو طرح سے ہو سکتی ہے۔

1۔ جب کوئی ملک اپنی گھریلو اشیا کو دنیا کے دیگر ملکوں میں فروخت کرتے ہیں تو اسے **برآمدات** کیا جاتا ہے۔

2۔ معیشت دنیا کے باقی حصوں سے اشیا خرید بھی سکتی ہے انھیں **درآمدات** کہا جاتا ہے۔برآمدات اور درآمدات کے علاوہ دوسری طرح سے دنیا کے دیگر ممالک کسی ملک کی معیشت پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

3۔ کسی ملک کی معیشت میں غیر ملکی سرمائے کا بھی بہاؤ ہو سکتا ہے یا کوئی ملک غیر ممالک میں بھی پونجی کی برآمد کر سکتا ہے۔

خلاصہ

کلی معاشیات میں کسی معیشت کے مجموعی معاشی تغیرات پر غور کیا جاتا ہے اس میں مختلف باہم مربوط سلسلوں پر بھی غور کیا جاتا ہے جو معیشت کے مختلف شعبوں میں موجود رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ جزوی معاشیات سے مختلف ہوتا ہے اس میں اکثر کسی معیشت کے مخصوص شعبوں کے افعال کا جائزہ لیا جاتا ہے اور معیشت کے دیگر شعبوں کو یکساں مان لیا جاتا ہے۔کلی معاشیات کا ظہور ایک الگ مضمون کے طور پر 1930 میں کینس کے سبب ہوا عظیم کساد بازاری میں ترقی یافتہ ممالک پر کافی ضرب بڑی اور کینس کو اپنی کتاب لکھنے کی تحریک ملی۔اس کتاب میں ہم اکثر سرمایہ دارنہ معیشت کے طریقۂ کار کا ہی مطالعہ کریں گے۔لہٰذا اس میں ترقی پزیر ملکوں کے افعال کو شامل کرنا ممکن نہیں ہوتا۔لہٰذا اس میں ترقی پزیر ملکوں اور افعال کو شامل کرنا ممکن نہیں ہوگا کلی معاشیات میں معیشت کو خاندان فرم، حکومت اور بیرونی شعبوں کے اجتماع کی طور پر دیکھا جاتا ہے۔

© NCERT not to be republished

کلیدی تصورات

Wage rate	شرح مزدوری	Rate of interest	شرح سود
Economic agents or units	معاشی ایجنٹ یا اکائیاں	Profits	منافع
Unemployment rate	بے روزگاری کی شرح	Great Depression	عظیم کساد بازاری
Means of production	پیداور کے ذرائع	Four factors of productio	پیداوار کے چار عوامل
Land	زمین	Inputs	درآمد
Capital	پونجی	Labour	محنت
Investment expenditure	سرمایہ کاری اخراجات	Entrepreneurship	کاراندازیا چھوٹے صنعتکار
Capitalist country or capitalist economy	سرمایہ دارانہ معیشت یاسرمایہ دار ملک	Wage Labour	اجرتی مزدوری
Capitalist firms	سرمایہ دارانہ فرمیں	Firms	فرمیں
Households	اہل خانہ	Output	ماحصل
External sector	بیرونی سیکٹر	Government	حکومت
Imports	درآمدات	Exports	برآمدات

مشقیں

1۔ جزوی معاشیات اور کلی معاشیات کے درمیان کیا فرق ہے؟

2۔ سرمایہ دارانہ معیشت کی اہم خصوصیات کیا ہیں؟

3۔ کلی معاشیات کے زاویۂ نگاہ سے کسی معیشت کے چار اہم شعبوں کی تفصیل میں بیان کریں۔

4۔ 1929 کی عظیم کساد بازاری کا بیان کریں۔

مجوزہ مطالعات

1۔ بھادری، اے۔ Macroeconomics: The Dynamics of Commodity Production, pages 1 – 27, Macmillan India Limited, New Delhi, 1990.

2۔ مانکیو، این۔ جی۔ Macroeconomics, pages 2 – 14, Macmillan Worth Publishers, New York, 2000.

© NCERT not to be republished